حسنِ اخلاق کے فضائل پر مشتمل مستند احادیث کا مجموعہ

حسنِ اخلاق

ترجمہ: مکارم الاخلاق

مصنف

(امام طبرانی متوفی ۳۶۰ھ)

مترجم

مولانا محمد عاصم العطاری المدنی

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ اصلاحی کتب)

Email: maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

تاریخ: ۲۰ جمادی الآخر ۱۴۲۶ھ حوالہ: ۱۱۱

﴿ تصدیق نامہ ﴾

الحمدللّٰہ رب العلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

حُسن اخلاق 'ترجمہ : مکارِمُ الاخلاق'

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) پرمجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِثانی کی کوشش کی گئی ہے۔

مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے۔

البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذِمّہ مجلس پرنہیں۔

مجلس

تفتیشِ کتب و رسائل

28 - 07 - 2005

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیہ

از۔ بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، حضرتِ علاّمہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

الحمدللّٰہ علیٰ اِحْسانِہٖ و بِفَضْلِ رسُولِہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دُنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے۔ان تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیہ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھالیا ہے۔اس کے مُندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

۱ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲ شعبۂ درسی کتب ۳ شعبۂ اصلاحی کتب

۴ شعبۂ تراجمِ کتب ۵ شعبۂ تفتیشِ کتب

''المدینۃ العلمیہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علاّمہ مولٰنا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعٰی سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعت مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشمول ''المدینۃ العلمیہ'' کو دِن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بِجاہِ النّبی الْاَمین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

زیرِ نظر کتاب "حُسنِ اخلاق" دُنیائے اسلام کے عظیم محدث سیّدُنا امام سلیمان طَبرانی علیہ الرحمۃ کی شاہکار تالیف "مکارِمُ الاَخلاق" کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں امام طَبرانی علیہ الرحمۃ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلّق احادیث جمع کی ہیں۔اُمّید واثق ہے کہ یہ کتاب شب وروز اِنفرادی کوشش میں مصروف رہنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی اِنْ شاءَ اللہ عزوجل۔ترجمہ کرنے کے دَوران اس اَمر کو خصوصی طور پر مدِنظر رکھا گیا ہے کہ ادق الفاظ اور بے رابطہ جملوں سے اجتناب کیا جائے۔

الحمدللہ عزوجل! اس ترجمے کو اسلامی بھائیوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیہ کے شعبہ اصلاحی کُتب کو حاصل ہورہی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں "اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش" کرنے کے لئے مدَنی اِنعامات کا عامل اور مدَنی قافلوں کا مسافر بننے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیہ کو دِن پچیسویں رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے۔

آمین بِجاہِ النّبِی الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کُتب (المدینۃ العلمیہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تلاوت قرآنِ مجید، ذِکْرُاللہ عزّوجل کی کثرت، زبان کے قُفلِ مدینہ، مساکین سے مَحبّت اور اُن کی ہم نشینی کے فضائل

﴿۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمایئے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''میں تمہیں خوفِ خدا عزّوجل کی نصیحت کرتا ہوں، بے شک یہ تیرے دِین کی اَصل ہے۔'' میں نے عرض کی، میرے لئے اور نصیحت فرمایئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''قرآنِ مجید کی تلاوت اور ذِکرُاللہ عزّوجل ضرور کیا کرو کیونکہ تمہارے لئے آسمانوں اور زمین میں نور ہوگا۔'' میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! کچھ اور نصیحت فرمائیں۔ ''آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جہاد کو اپنے اُوپر لازم کرلو کیونکہ یہ میری اُمّت کی گوشہ نشینی ہے۔'' میں نے عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! کچھ اور نصیحت فرمائیں۔ ارشاد فرمایا، ''اور کثرت سے نہ ہنسا کرو کہ یہ دِلوں کو مُردہ اور چہرے کو بے نور کردیتا ہے۔'' میں نے عرض کی، اے حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مزید نصیحت فرمائیں۔ ارشاد فرمایا، ''اچھی بات کے علاوہ خاموش ہی رہو کہ خاموشی تمہارے لئے شیطان سے ڈھال اور دِینی کاموں میں تمہاری مددگار ہے۔'' میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے اور نصیحت ارشاد فرمائیں۔ نبی آخر الزمان، فخرِ کون ومکان علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنے سے ادنیٰ کی طرف دیکھو اپنے سے اعلیٰ کی طرف نگاہ نہ کرو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم نعمتِ خداوندی عزّوجل کو حقیر جانو۔'' میں نے عرض کی۔ اے شفیعِ محشر، دوجہاں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کچھ اور نصیحت فرمائیں۔ ارشاد فرمایا، ''مساکین سے محبت کرو اور اُن کی صحبت اختیار کرو۔'' میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور بھی ارشاد فرمائیں۔ ارشاد فرمایا، ''حق بات کرو اگرچہ کڑوی ہو۔'' میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور بھی ارشاد فرمائیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اگر تیرے قریبی رشتہ دار قطع تعلّق کریں تو اُن سے رشتہ جوڑو۔'' میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور نصیحت فرمائیں۔ فرمایا، ''راہِ خدا میں کسی کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونا۔'' میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور نصیحت ارشاد فرمائیں۔ فرمایا، ''لوگوں کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔''

پھر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور ارشاد فرمایا، ''اے ابوذر عقل جیسی کوئی تدبیر نہیں، گناہوں سے بچنے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں، حُسنِ اَخلاق جیسی کوئی کمائی نہیں۔'' (الترغیب و الترھیب، کتاب القضاء، باب الترھیب من الظلم و دُعاء المظلوم، ج۳، ص ۱۳۱، رقم: ۲۴)

حُسنِ اَخلاق کی فضیلت

۲ امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبیِّ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، ''بے شک بندہ حسنِ اخلاق کے ذَرِیعے دِن میں روزہ رکھنے اور رات میں قِیام کرنے والوں کے دَرَجے کو پالیتا ہے اور اگر بندہ (سختی کرنے والا) لکھا جائے تو وہ اپنے ہی گھر والوں کے لئے ہلاکت ہوتا ہے۔'' (طبرانی اوسط، ج۴، ص ۳۶۹، رقم: ۶۲۷۳)

۳ حضرتِ سیِّدُنا عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، نبیِّ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا، ''بندہ اپنے حسنِ اخلاق کی وجہ سے رات کو عبادَت کرنے والے اور سخت گرمی میں کسی کو پانی پلانے والے کے دَرَجے کو پالیتا ہے۔''

(شعب الایمان، ج۶، رقم: ۷۹۹۸ تا ۸۰۰۰، ص ۲۳۷، بتغیر قلیل)

۴ حضرتِ سیدنا ابودَرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مدینے کے تاجور، رسولوں کے اَفسر صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''میزانِ عمل میں حسنِ اخلاق سے وَزنی کوئی اور عمل نہیں۔'' (الادب المفرد، باب حسن الخلق، ص ۹۱، رقم: ۲۷۳)

۵ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ رَحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کیا میں تمہیں تم میں سب سے بہتر شخص کے بارے میں خبر نہ دوں؟'' ہم عرض گزار ہوئے، 'کیوں نہیں' ارشادفرمایا، ''وہ جو تم میں سے اچھے اخلاق والا ہے۔''

۶ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیِّدالعالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا، ''بروزِ محشر تم میں میرے سب سے زِیادہ محبوب اور میری مجلس میں زِیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے اور نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے اُلفت رکھتے ہوں اور لوگ بھی ان سے محبت کرتے ہوں اور قیامت کے دِن تم میں سے میرے لئے سب سے زِیادہ قابلِ نفرت اور میری مجلس میں مجھ سے زِیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو مُنہ بھر کے باتیں کرنے والے، باتیں بنا کر لوگوں کو مرغوب کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں۔'' (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، ج۳، رقم: ۲۰۲۵، ص ۴۰۹)

۷ حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے، میں نے انسان کو اپنے علم وقُدرت سے پیدا کیا تو جس سے میں نے بھلائی کا اِرادہ فرمایا تو اسے میں نے اچھا اخلاق عطا کیا اور جس سے میں نے بُرائی کا اِرادہ کیا اُس کو بداخلاقی دی۔''

۸ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پُر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا، ''اسلام میں وہی شخص اچھا ہے جو لوگوں میں سے اخلاق کا اچھا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، باب الترغیب فی الخلق الحسن، رقم: ۲۷، ج۳، ص ۲۷۵)

﴿۹﴾ حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔'' (الترغیب والترهیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الخلق الحسن، رقم:۷، ج۳، ص ۲۷۱)

﴿۱۰﴾ حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ایسا کوئی نہیں کہ جس کا اخلاق اور صورت اللہ عزوجل نے اچھی بنائی اور پھر اسے جہنم کی غذا بنائے۔'' (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، رقم:۸۰۳۸، ج۶، ص ۲۴۹)

﴿۱۱﴾ حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''حسنِ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، رقم:۸۰۳۶، ج۶، ص ۲۴۷)

﴿۱۲﴾ حضرتِ سیدنا اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی، ''انسان کو سب سے اچھی چیز کون سی عطا فرمائی گئی؟'' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''انسان کو حسنِ اخلاق سے زیادہ کوئی اچھی چیز عطا نہیں کی گئی۔''

﴿۱۳﴾ حضرتِ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ ''جہاں بھی رہو اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور گناہ سرزد ہونے کے بعد نیکی کر لیا کرو کہ یہ اُس کو مٹا دے گی اور لوگوں کا ربّ عزوجل اچھے اخلاق والے کے ساتھ ہے۔'' (سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی معاشرة الناس، رقم:۱۹۹۴، ج۳، ص ۳۹۷)

نرم مزاجی، خوش اخلاقی اور عاجزی کی فضیلت

﴿۱۴﴾ حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جس پر اللہ عزوجل نے دوزخ کی آگ کو حرام فرما دیا؟ (وہ شخص جو) نرم مزاج، نرم خُو، آسانی پیدا کرنے والا، لوگوں میں گھل مل جانے والا (ہو)۔ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، رقم:۸۱۲۶، ج۶، ص ۲۷۲)

﴿۱۵﴾ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، ''مومن اتنا نرم مزاج اور شریف ہوتا ہے کہ لوگ اُس کی شرافت کی وجہ سے اُسے احمق خیال کرتے ہیں۔'' (کنز العمال، الفصل السابع فی صفات المؤمنین، رقم:۶۸۷، ج۱، ص ۸۶)

﴿۱۶﴾ حضرتِ سیدنا عرباض بن ساریہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید السادات، فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، ''مومن نکیل والے اُونٹ کی طرح ہوتا ہے کہ اگر اسے باندھ دیا جائے تو ٹھہر جاتا ہے اور اگر چلایا جائے تو چلتا ہے اور اگر کسی چٹان پر بٹھایا جائے تو چٹان پر بیٹھ جاتا ہے۔'' (کنز العمال، الفصل السابع فی صفات مؤمنین، رقم:۶۹۰، ج۱، ص ۸۶)

۱۷﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو غیرِ ذِلّت کی جگہ عاجزی کرے اور اُس کیلئے جو علمائے فقہ وحکمت سے میل جول رکھے اور ذلیل اور بے باکی سے گناہ کرنے والے لوگوں کی صحبت سے دُور رہے۔ خوشخبری ہے اُسے جو اپنا بچا ہوا مال راہِ خدا عزوجل میں خرچ کردے اور فضول گفتگو سے باز رہے اور خوشخبری ہے اُسے جسے میری سنّت گھیر لے (یعنی وہ میری سنّت اپنائے) اور وہ اسے بدعت میں شمار نہ کرے۔''

لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنے کی فضیلت

۱۸﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تم لوگوں کو اپنے اموال سے خوش نہیں کرسکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کرسکتی ہیں۔'' (شعب الایمان، ج ۶، رقم: ۸۰۵۴، ص ۲۵۳)

۱۹﴾ حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''افضل ترین صَدَقہ یہ ہے کہ تم اپنا برتن اپنے بھائی کے برتن میں اُنڈیل دو (یعنی اپنی ضرورت کی چیز اسے دیدو) اور اس سے خندہ پیشانی سے ملو۔

مسلمان بھائی کے لئے مسکرانے کی فضیلت

۲۰﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تمہارے اپنے ڈول (برتن) سے دوسرے بھائی کا ڈول (برتن) بھرنا صَدَقہ ہے، تمہارا نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا صَدَقہ ہے، تمہارا کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ دِکھانا بھی صَدَقہ ہے۔'' (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، رقم: ۱۹۲۳، ج ۳، ص ۳۸۴)

۲۱﴾ حضرتِ سیدتنا اُمِّ دَرْداء رضی اللہ عنہا، حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے متعلّق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات مسکرا کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا، ''میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دَورانِ گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔''

۲۲﴾ حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو میں (دل میں) کہتا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قوم کو ڈر سنانے والے ہیں اور جب وحی کا اثر ختم ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ مسکرانے والے اور اچھے اخلاق والے ہوتے تھے۔

نرمی اور بُردباری کی فضیلت

۲۳﴾ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بے شک اللہ تعالیٰ نرمی فرمانے والا ہے اور نرمی کرنے والے کو پسند فرماتا ہے اور اسے وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سخاوت کرنے والے کو نہیں دیتا۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرفق ، ج ۴، رقم:۳۶۸۸، ص ۱۹۸)

۲۴﴾ حضرتِ سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''اللہ ہر معاملے میں نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرفق ، ج ۴، رقم: ۳۶۸۹، ص ۱۹۸)

۲۵﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اُسے زینت عطا کرتی ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند سیدہ عائشہ، ج ۱۰، رقم: ۲۵۷۶۷، ص ۲۰۷)

۲۶﴾ حضرت سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جب اللہ عزوجل کسی گھر والوں سے بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے تو اُن میں باہم اُلفت ونرمی کو داخل فرما دیتا ہے۔''

۲۷﴾ حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بردباری اللہ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔'' (ترمذی شریف، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الرفق، ج ۳، رقم: ۲۰۱۹، ص ۴۰۷)

۲۸﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّدالعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''آدمی کی عزّت اُس کا دِین ہے، اُس کی مروت اس کی عقل ہے اور اُس کی شرافت اس کا اخلاق ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرہ، ج ۳، رقم: ۸۷۸۲، ص ۲۹۲)

۲۹﴾ حضرتِ سیدنا شج العصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اگر تجھ میں دو خصلتیں ہوں تو تُو اللہ تبارک وتعالیٰ کا محبوب بن جائے، وہ دو خصلتیں حلم اور بردباری ہیں۔'' میں عرض گزار ہوا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! ''کیا وہ خصلتیں ہم خود اپنے آپ میں پیدا کریں یا اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں ہم میں فطرتاً پیدا فرمایا ہے؟'' محبوبِ ربِّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری فطرت انہی دو خصلتوں پر رکھی ہے۔'' پھر میں نے کہا، ''تمام تعریفیں اُس ربّ کیلئے ہیں جس نے میری فطرت اُن دو خصلتوں پر رکھی جن میں اس کی رضا پوشیدہ ہے۔''

۳۰﴾ حضرتِ سیدتنا اُمِ سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مدینے کے سلطان، شاہِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس میں تین باتوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے تو وہ اپنے کسی بھی عمل کے ثواب کی اُمید نہ رکھے، ایسا تقویٰ جو محارم (یعنی حرام کاموں) سے روکے یا ایسا حلم جو اسے گمراہی سے روکے یا حسنِ اخلاق جس کے ساتھ وہ لوگوں (معاشرے) میں زندگی بسر کرے۔'' (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی الحلم والتؤدة، ج۶، رقم: ۸۴۲۲، ص ۳۳۹)

صبر و سخاوت کی فضیلت

۳۱﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''(کامل) ایمان صبر اور سخاوت کا ہی نام ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی خصال الایمان، ج ۱، ص ۲۲۴، رقم: ۱۹۸)

۳۲﴾ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو جہاں کے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور اُن کے تکلیف دینے پر صبر کرتا ہے، اُس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور اُن کے تکلیف پہنچانے پر صبر نہیں کرتا۔'' (ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ج ۴، ص ۲۳، رقم ۴۰۳۲)

۳۳﴾ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے معراج فرمائی تو آپ نے ایک شخص کو فسق و فجور میں مبتلا دیکھا اور اُس کے لئے بددُعا فرمائی تو وہ ہلاک کر دیا گیا۔ پھر ایک بندے کو دیکھا وہ بھی گناہ میں مبتلاء تھا آپ نے اُس کے لئے بھی بددعا فرمائی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی ''اے میرے خلیل (علیہ السلام)! بے شک جس نے میری نافرمانی کی وہ میرا ہی بندہ ہے اور تین باتوں میں سے کوئی ایک اسے میرے غضب سے بچالے گی، یا تو وہ میری بارگاہ میں توبہ کرلے گا اور اُس کی توبہ قبول کروں گا یا پھر وہ مجھ سے استغفار کرے گا اور میں اُس کی مغفرت کردوں گا یا اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری عبادت کریں گے۔ اے ابراہیم! کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے ناموں میں ہے بے شک میں صبور (یعنی بہت زیادہ حلم والا) ہوں۔''

۳۴﴾ حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''کسی تکلیف دہ بات کو سن کر حلم کا مظاہرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں کہ لوگ اُس کی طرف لڑکا منسوب کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی انہیں عافیت بخشتا ہے اور رزق عطا فرماتا ہے۔''

۳۵﴾ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''جب تم اپنے کسی بھائی کو گناہوں میں مبتلا دیکھو تو اُس کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ کہ تم یوں کہو، ''اللہ اسے رُسوا کرے، اللہ اِس کا بُرا کرے۔'' بلکہ یوں کہو، ''اللہ اِس کی توبہ قبول فرمائے اور اِس کی مغفرت فرمائے۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب فضیلة الصبر، رقم ۱۵۲۱، ج ۳، ص ۱۱۲، بتغیر قلیل)

غُصّے کے وَقت اپنے آپ پر قابو پانے کی فضیلت

۳۶﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''پچھاڑ دینے والا زورآور نہیں ہوتا۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! پھر زورآور کون ہے؟'' فرمایا، ''وہ جو غصّے کے وَقت اپنے نفس پر قابو پالے۔'' (السنن الکبریٰ، کتاب الشھادات، باب شھادۃ اھل العصبیۃ، ج ۱۰، رقم: ۲۱۰۸۵، ص ۳۹۷)

۳۷﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو دیکھا وہ پتھر اُٹھانے کا مقابلہ کر رہے تھے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' لوگ عرض گزار ہوئے، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ وہ پتھر ہے جسے ہم زمانۂ جاہلیت میں زورآور کا پتھر کہا کرتے تھے۔'' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کیا میں تمہیں تمہارے سب سے زورآور شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟ تم میں سے زیادہ زورآور وہ ہے جو غُصّے کے وَقت اپنے نفس پر زیادہ قابو پانے والا ہے۔''

۳۸﴾ حضرت سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے کون سی چیز غضبِ الٰہی سے بچا سکتی ہے؟'' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تم (لوگوں پر) غصہ نہ کیا کرو۔'' (مسند احمد، مسند ابن عمرو ج ۲، رقم: ۶۶۳۶، ص ۵۸۷، بتغیر قلیل)

۳۹﴾ حضرت سیدنا وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تورات میں لکھا ہے، ''جب تجھے غصہ آئے تو مجھے یاد کر جب مجھے جلال آئے گا تو میں تجھ پر رَحم کروں گا اور جب تجھ پر ظلم کیا جائے گا تو صبر کر، میرا تیری مدد کرنا تیرے لئے اپنی مدد کرنے سے بہتر ہے اپنے ہاتھ کو حرکت دے، تیرے لئے رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

رَحْم اور نَرم دلی کی فضیلت

﴿۴۰﴾ حضرت سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضور سیِّد کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اُس ذات کی قَسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ صِرْف رحیم کو اپنی رَحمت عطا فرماتا ہے۔'' ہم نے عرض کی، ''یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا ہم سب رحیم ہیں؟'' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کہ رحیم (رحم کرنے والا) وہ نہیں جو محض اپنی ذات اور اپنے اہلِ خانہ پر رحم کرے بلکہ رحیم وہ ہے جو تمام مسلمانوں پر رحم کرے۔'' (شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر، ج۷، ص۴۷۸، رقم: ۱۱۰۵۹)

﴿۴۱﴾ حضرت سیِّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''اگر تم میری رَحمت چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔''

﴿۴۲﴾ حضرت سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بے شک اللہ عزوجل اپنے رَحْم کرنے والے بندوں پر ہی رَحم فرماتا ہے۔'' (بخاری شریف، کتاب الجنائز، ج۱، رقم: ۱۲۸۴، ص۴۳۳)

﴿۴۳﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس پر رحم نہیں فرماتا۔'' (مسلم کتاب الفضائل، باب رحمۃ الصبیان و العیال وتواضعہ، رقم: ۲۳۱۹، ص۱۲۶۸)

﴿۴۴﴾ حضرت سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو رَحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا، جو معاف نہیں کرتا اُس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب الرحمۃ باضعفاء والاطفال والشیوخ، ج۳، رقم: ۵۹۶۳، ص۶۸)

﴿۴۵﴾ حضرت سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو اہلِ زمین پر رحم نہیں کرتا آسمان والے اس پر رحم نہیں کرتے۔'' (کنز العمال، رقم: ۵۹۶۲، ص۶۸)

﴿۴۶﴾ حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اہلِ زمین پر رحم کرو، اہلِ آسمان تم پر رحم کریں گے۔'' (مستدرک، کتاب التوبۃ والانابۃ، باب ارحم من فی الارض یرحمک من فی السماء، ج۵، رقم: ۷۷۰۶، ص۳۵۳)

﴿۴۷﴾ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، ''رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا، معاف کرو تمہیں معاف کیا جائے گا۔'' (شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، ج۵، رقم: ۷۲۳۶، ص۴۴۹)

﴿۴۸﴾ حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ اقدس میں کسی حاجت

کی غرض سے حاضر ہوئی لیکن اسے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب پہنچنے کے لئے کوئی جگہ نہ مل سکی۔ یہ دیکھ کر ایک صحابی اپنی جگہ سے اُٹھ گئے اور وہ عورت وہاں بیٹھ گئی۔ پھر اس کی حاجت پوری کر دی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان صحابی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا، ''تم نے ایسا کیوں کیا؟'' انہوں نے عرض کی، ''مجھے اس پر رحم آ گیا تھا۔'' یہ سن کر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے۔''

﴿۴۹﴾ حضرت سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے ایک بکری لی تاکہ اُسے ذبح کروں لیکن مجھے اُس پر رحم آیا (اور میں نے اسے چھوڑ دیا)۔'' یہ سن کر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اگر تم ایک بکری پر بھی رحم کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصید والذبائح، باب رحمۃ البھائم لذبحھا، ج۴، رقم: ۶۰۲۹، ص ۴۱)

غُصّے پر قابو پانے کی فضیلت

﴿۵۰﴾ حضرت سیدنا انس الجہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو انتقام کی قدرت کے باوجود غُصّہ پی جائے تو اللہ عزوجل اس کو (بروزِ محشر) مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اُسے اختیار دے گا کہ جنّتی حوروں میں سے جسے چاہے اپنا لے۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۴۸، ج۴، رقم: ۲۵۰۱، ص ۲۲۲)

﴿۵۱﴾ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''آدمی کا کوئی گھونٹ پینا اُس غصّہ کے پینے سے افضل نہیں جو وہ رضائے الٰہی عزوجل کے حصول کے لئے پیتا ہے۔'' (سنن ابنِ ماجہ، کتاب الزھد، باب الحلم، ج۴، رقم: ۴۱۸۹، ص ۴۶۳)

﴿۵۲﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ ایسے لوگوں کے قریب سے گزرے جو کشتی لڑ رہے تھے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے استفسار فرمایا، ''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' لوگوں نے عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! فلاں پہلوان بہت قوی ہے، جو بھی اُس سے لڑتا ہے وہ اُسے پچھاڑ دیتا ہے۔'' تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کیا میں تمہیں اُس سے بھی قوی پہلوان کے متعلق نہ بتاؤں؟'' (پھر فرمایا)، ''وہ مرد جس پر کوئی شخص ظلم کرے وہ غصہ پی جائے اور اپنے غصے پر غالب آ جائے تو ایسا شخص اپنے اور دوسرے شخص کے شیطان کو بھی پچھاڑ دیتا ہے۔''

﴿۵۳﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کیا تم اس سے عاجز ہو کہ ابو ضمضم کی طرح ہو؟'' صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ''ابو ضمضم کون ہے؟'' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''وہ ایک مرد ہے جب صبح ہوتی ہے تو کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ وَھَبْتُ نَفْسِیْ وَعِرْضِیْ ''اے اللہ! میں نے

اپنی جان، عزّت تیرے سپُرد کی۔" پھر جواُسے گالی دے وہ اُسے گالی نہیں دیتا اور جو کوئی اُس پر ظلم کرے وہ اُس پر ظلم نہیں کرتا اور جواُسے مارے وہ اس کو جواب میں نہیں مارتا۔" (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی الرجل یحل الرجل قد اغتابہ، ج۴، ص۳۵۶، رقم:۴۸۸۶)

﴿۵۴﴾ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ آیتِ مبارکہ **وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ** ترجمہ : اور غُصّہ پینے والے۔ (اٰل عمران:۱۳۴) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ، "اس سے مُراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص تم سے زبان دَرازی کرے اور تم بھی اُس کا جواب دینے کی طاقت رکھتے ہو لیکن تم اپنا غصہ پی جاتے ہو اور اُسے کوئی جواب نہیں دیتے۔"

لوگوں سے دَرگزر کرنے کی فضیلت

﴿۵۵﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "قیامت کے دن جب لوگ حساب کے لئے کھڑے ہوں گے تو ایک مُنادی اعلان کرے گا، "جس کا کچھ ذِمہ اللہ کی طرف نکلتا ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہوجائے۔" (لیکن کوئی کھڑا نہ ہوگا) منادی پھر اعلان کرے گا، "جس کا ذِمہ اللہ تعالیٰ کی طرف نکلتا ہے وہ کھڑا ہو۔" لوگ حیرانی سے پوچھیں گے، "اللہ کی طرف کسی کا ذِمّہ کیسے نکل سکتا ہے؟" جواب ملے گا، "(وہ) جو لوگوں کو معاف کرنے والے تھے۔" پھر اس طرح لوگ کھڑے ہوں گے اور بغیر حساب وکتاب جنّت میں داخل ہوجائیں گے۔"

(الترغیب والترہیب، کتاب الحدود، باب الترغیب فی العفو عن القاتل، ج۳، رقم:۱۷، ص۲۱۱)

﴿۵۶﴾ حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسولِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا، "اے عقبہ! کیا میں تمہیں دُنیا وآخرت والوں میں سے اچھے اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں؟" میں نے عرض کی، "ضرور ارشاد فرمائیں۔" رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جو تم سے ناطہ توڑے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے اُس کو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اُسے معاف کرو۔" (مسند احمد بن حنبل، ج۶، ص۱۴۸، رقم ۱۲۶)

﴿۵۷﴾ حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لئے (جنت میں) کنگروں والا محل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کئے جائیں، اُسے چاہئے کہ جو اُس پر ظلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطع تعلق کرے یہ اُس سے ناطہ جوڑے۔"

(مستدرک، کتاب التفسیر، باب شرح آیۃ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس، ج۳، رقم:۳۲۱۵، ص۱۲)

﴿۵۸﴾ حضرت سیدنا ابو عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا، "حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہ تو فحش باتیں کرنے

والے تھے، نہ لعن طعن کرنے والے تھے، نہ بازاروں میں شور مچانے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے تھے بلکہ وہ تو معاف کرنے والے اور حاجات پوری کرنے والے تھے۔" (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج۳، رقم:۲۰۲۳، ص۴۰۹)

﴿۵۹﴾ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے راہِ خدا عزوجل (یعنی جہاد) کے علاوہ کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں پیٹا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی اپنی ذات کی خاطر انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ کوئی محرّمات کو ہاتھ میں لیتا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کی خاطر اُس سے انتقام لیتے۔ گناہ کی اشیاء کے علاوہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو سوال کیا گیا، حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے منع نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان (گناہ کے) معاملات میں لوگوں میں سے سے زیادہ اعراض کرنے والے تھے اور جب بھی انہیں دو کاموں کا اِختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کام کو ہی اختیار فرمایا۔"

﴿۶۰﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جو شرمسار کی لغزش کو معاف کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ج۳، رقم:۲۱۹۹، ص۳۶)

﴿۶۱﴾ حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پرنُور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "غلطی کرنے والوں کی لغزشوں کو معاف کرو جب تک کہ وہ کسی حد (شرعی سزا) کے سزاوار نہ ہو جائیں۔" (مسند احمد بن حنبل، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، ج۹، رقم: ۲۵۵۳۰، ص۵۲۴)

﴿۶۲﴾ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مروّت والوں کو سزا نہ دو جبکہ وہ صالح ہوں۔" (مجمع الزوائد، کتاب الحدود، باب لاتعزیر علی اھل المروئۃ والکرام، ج۶، ص۴۳۷)

﴿۶۳﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "صَدَقہ دینے سے مال میں ہرگز کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، جو بھی عفوو درگزر کرتا ہے اللہ عزوجل بندے کی عزّت کو بڑھا دیتا ہے، جو بھی اللہ ربّ العزّت کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی ورفعت عطا فرماتا ہے۔" (مسلم کتاب البر والصلۃ، باب الاستحباب العفو والتواضع، رقم:۲۵۸۸، ص۱۳۹۷)

﴿۶۴﴾ حضرت سیدنا مروان بن جناح علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ "اس بات پر دُنیا قائم ہے کہ کوئی اپنے سے بدسلوکی کرنے والے کو معاف کردے۔"

﴿۶۵﴾ حضرت سیدنا میسرہ بن حلبس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''خوشخبری ہے اس شخص کیلئے کہ جو اُس جگہ حق کا ساتھ دیتا ہے جہاں لوگ اسے نہیں پہچانتے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کی معرفت عطا فرما دیتا ہے اور یہ ایسا زمانہ ہے کہ گمنام رہنے والا ہی نَجات پاسکتا ہے۔ اللہ تبارَک وتعالیٰ ان کے لئے جنّت کے دروازے کھول دیتا ہے اور قبر کے اندھیرے سے ان کی حفاظت فرماتا ہے۔''

مسلمانوں کی خیر خواہی کی فضیلت

﴿۶۶﴾ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''دِین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ''یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کس کے لئے؟'' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ کیلئے، اس کی کتاب کیلئے، اس کے رسول کیلئے، مسلمانوں کے اماموں اور عوام کیلئے۔'' (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین، النصیحۃ، رقم: ۵۵، ص ۴۷)

﴿۶۷﴾ حضرتِ سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''مؤمن ایک دوسرے کے لئے مخلص ہوتے ہیں اور آپس میں محبت رکھتے ہیں اگرچہ اُن کے شہر مختلف ہوں اور منافق ایک دوسرے سے دھوکے کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ اُن کے شہر ایک ہی ہوں۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب الترھیب من الغش والترغیب فی امین النصیحۃ، ج ۲، رقم: ۱۲، ص ۳۶۱)

﴿۶۸﴾ حضرتِ سیدنا بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''اگر میں کسی مسجد میں پہنچوں اور وہ لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہو۔ پھر مجھ سے ان میں سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں پوچھا جائے تو میں سوال کرنے والے سے پوچھوں گا ''کیا تم ان میں سے زِیادہ خیر خواہی کرنے والے کو پہچانتے ہو؟'' اگر وہ اس کو پہچانتا ہوگا تو میں کہوں گا کہ ''یہ سب سے بہتر شخص ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر اس نے انہیں دھوکا دیا تو یہ ان کے لئے بدترین آدمی ثابت ہوگا۔ مجھے ان کے بہترین شخص پر شر میں مبتلاء ہوجانے کا خوف ہے اور ان کے بُرے شخص کے نیک ہوجانے کی اُمّید بھی ہے۔''

﴿۶۹﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''
(مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب الاخیہ، رقم: ۴۵، ص ۴۳)

﴿۷۰﴾ حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ایمان کے متعلّق سوال کیا تو حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''افضل ایمان یہ ہے کہ تو اللہ کی خاطر محبت رکھے اور اُسی کی خاطر غصہ کرے اور تیری زَبان اللہ کے ذِکر میں لگی رہے۔'' پھر انہوں نے پوچھا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! پھر اس کے بعد؟'' تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو اور جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو

اسے دوسروں کے لئے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔" (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ج۸، رقم:۲۲۱۹۳، ص۲۶۶)

دل کی پاکیزگی اور مسلمانوں کے کینہ سے بچنے کی فضیلت

۷۱﴾ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، "میری اُمت کے ابدال جنت میں (محض) اپنے اعمال کی بنا پر داخل نہ ہونگے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، نفس کی سخاوت، دِل کی پاکیزگی اور تمام مسلمانوں پر رحیم ہونے کی وجہ سے جنت میں داخل ہونگے۔" (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب الحوق فی القطب والا بدال، ج۱۲، رقم:۳۴۵۹۶، ص۸۵)

۷۲﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم بارگاہِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "اس وادی سے تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔" اتنے میں انصاری صحابی تشریف لائے جن کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے، پھر انہوں نے ہمیں سلام کیا۔ دوسرے دِن رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ یہی ارشاد فرمایا تو پھر وہ ہی انصاری صحابی پہلے کی طرح تشریف لائے۔ تیسرے دِن بھی ایسا ہی ہوا۔ جب رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی مجلس سے اُٹھے تو حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اُن صحابی کے پیچھے ہولیے اور اُن سے کہنے لگے، "میری اپنے والد صاحب سے ناراضگی ہوگئی ہے اور میں نے قسم کھائی ہے کہ تین دِن تک اُن کے پاس نہیں جاؤں گا، اگر آپ مناسب سمجھیں تو تین دِن مجھے اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت عطا فرمائیں۔" اس انصاری صحابی نے اجازت دے دی۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ "وہ تین راتیں اُن کے پاس قیام پذیر رہے اور انہوں نے انصاری صحابی کے قیام اللیل کو تو نہ دیکھا لیکن جب وہ نیند سے بیدار ہوتے اور اپنے بستر پر کروٹ لیتے تو اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے۔

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس صحابی سے اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ سنا۔ جب تین دِن پورے ہوئے تو قریب تھا کہ میں اُن کے اعمال کو حقیر جانتا لیکن جب میں نے اُس انصاری صحابی سے کہا، "اے اللہ عزوجل کے بندے! میری اور میرے والد کی کوئی ناراضگی وجدائی نہیں ہے بلکہ میں نے تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تین بار فرماتے سنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنت شخص آئے گا اور تینوں بار آپ ہی تشریف لائے، چُنانچہ میں نے پختہ اِرادہ کرلیا کہ میں آپ کے پاس ٹھہروں گا اور دیکھوں گا کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں؟ تاکہ میں بھی اُس کی پیروی کروں، لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑی عبادت کرتے نہیں دیکھا تو پھر آپ کیسے اِس بلند مقام تک پہنچے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے متعلق یہ بات ارشاد

فرمائی؟" انصاری صحابی نے جواب دیا، "اور تو کوئی عمل نہیں بس یہی ہے جو تم نے دیکھا۔" حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات سن کر میں نے روانگی کا اِرادہ کیا، جب میں وہاں سے چلنے لگا تو اُس صحابی نے مجھے آواز دی اور کہا، "میرا کوئی اور عمل نہیں بس یہی ہے جو تو نے دیکھا، اس کے علاوہ میں کسی بھی مسلمان سے دھوکا نہیں کرتا اور جو اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا اُس پر حسد نہیں کرتا۔" حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا، "یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو رفعتیں بخشیں اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔" (مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، ج ۴، رقم:۱۲۶۹۷، ص ۳۳۲)

۷۳﴾ حضرت سیدنا معاویہ بن قُرّہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "لوگوں میں افضل ترین وہ ہے جو اُن میں سب سے پاکیزہ سینے والا اور سب سے زیادہ غیبت سے بچنے والا ہے۔"

۷۴﴾ حضرت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، "سونے والا مغفرت یافتہ اور قیام والا مشکور کیسے ہوگا؟" آپ نے ارشاد فرمایا، "ایک شخص رات کو قیام کرتا ہے اور اپنے سوئے ہوئے بھائی کیلئے پیٹھ پیچھے دُعا کرتا ہے تو اللہ تبارَک وتعالیٰ اُس قیام کرنے والے کی دُعا کی وجہ سے سونے والے کی مغفرت فرمادیتا ہے اور سونے والے کی خیر خواہی کی وجہ سے وہ قیام کرنے والا مشکور ہوگا۔"

لوگوں کی اِصلاح کرنے کی فضیلت

۷۵﴾ حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "کیا میں تمہیں نماز، روزے اور صدقے سے افضل دَرَجے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟" صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، "کیوں نہیں۔" حضور سرکارِ مدینہ پُرنور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، "آپس کے تعلقات کو اچھا کرو کہ نااتفاقی تو دِین کو مونڈ دینے والی ہے۔" (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۵۶، ج ۴، رقم:۲۵۱۷، ص ۲۲۸)

محافظت حقوق کی فضیلت

۷۶﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیّد العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جس نے اپنی زبان سے حق کی حفاظت کی تو اس کا اَجر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ اُسے اُس کا ثواب عطا کرے گا۔"

(مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ج ۴، رقم:۱۳۸۰۵، ص ۵۲۹)

مظلوم کی مدد کرنے کی فضیلت

۷۷﴾ حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا۔" (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراھیۃ لبس المعصفر للرجال والقیسی، ج ۴، رقم:۲۸۱۸، ص ۳۶۹)

۷۸﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ

ظالم ہو یا مظلوم۔" میں نے عرض کیا، "میں مظلوم کی مدد تو کروں لیکن ظالم کی مدد کیسے کروں؟" سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "تم اُسے ظلم سے روک دو۔" (سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ۶۸، ج۴، رقم: ۲۲۶۲، ص ۱۱۲)

ظالم کو ظلم سے روکنے کی فضیلت

۷۹﴾ حضرت سیدنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو! تم یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے ہو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو۔ (المائدہ آیت ۱۰۵)

(پھر فرمایا) میں نے حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، "جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب پر عذاب کرے۔" (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۱، رقم: ۲، ص ۱۲)

۸۰﴾ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جب تم دیکھو کہ میری اُمت ظالم کی تائید کر رہی ہے تو تیرا ظالم کو ظالم کہنا تجھے اُن سے جدا کر دے گا۔" (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۲، رقم: ۶۷۹۸، ص ۶۲۱)

بے وقوف کو روکنے کا بیان

۸۱﴾ حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "اپنے بے وقوفوں کو (بے وقوفی سے) روکے رکھو۔"

مسلمانوں کی مدد کرنے اور ان کی ضرورت پوری کرنے کے فضائل

۸۲﴾ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "اللہ کی ایک مخلوق ایسی ہے جسے اللہ نے لوگوں کی حاجت پوری کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے۔ لوگ حاجت کے وقت ان کی طرف رجوع کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو کل قیامت کے دِن اللہ عزوجل کے عذاب سے محفوظ ہوں گے۔"

۸۳﴾ حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، "اللہ عزوجل کے پاس خیر وشر کے خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں انسان ہیں، اُس شخص کیلئے خوشخبری ہے جسے اللہ نے خیر کی کلید اور شر کیلئے تالا بنایا اور ہلاکت ہے اُس شخص کیلئے جسے شر کی چابی اور خیر کیلئے تالا بنایا۔"

۸۴﴾ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ فکر نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، "میں ربّ عزوجل ہوں میں نے خیر وشر کو مقدر فرما دیا ہے، خوشخبری ہے اس کے لئے جس کے ہاتھ میں

خیر کی چابی ہے اور خرابی ہے اس کے لئے جس کے ہاتھ میں شر کی چابی ہے۔"

۸۵﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ رغبت نشان ہے، "جس نے کسی مومن سے تکلیف و مصیبت کو دُور کیا، اللہ تبارَک وتعالیٰ اس کے لئے پُلِ صراط پر نُور کے دو ایسے شعلے بنائے گا جس سے اتنا عالم چمکے گا کہ مخلوق اس کی چمک کی تاب نہ لا سکے گی۔" (الترغیب والترھیب، الترغیب فی التیسیر علی المعسر، ج۲، رقم: ۱۰، ص ۴۲)

۸۶﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب، بیمار دِلوں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جو کوئی مسلمان کی دُنیوی مصیبت دُور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی مصیبت کو دُور کرے گا، جو مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دُنیا و آخرت کے عیوب چھپائے گا، اللہ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔" (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلیٰ الذکر، رقم: ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷)

۸۷﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ مکۃ المکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے اور اللہ کو اپنی مخلوق میں سے زیادہ محبوب وہی ہے جو اس کے عیال کیلئے زیادہ سود مند ہے۔" (کنزالعمال، کتاب الزکوۃ، باب فی السخاء والصدق، ج۶، رقم: ۱۶۰۵۲، ص ۱۵۴)

۸۸﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "جس نے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی وہ ایسا ہے جیسے اُس نے ساری عمر اللہ عزوجل کی عبادت کی۔" (کنزالعمال، کتاب الزکوۃ، باب قضاء الحوائج من الاکمال، ج۶، رقم: ۱۶۴۵۳، ص ۱۸۹)

۸۹﴾ حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّد العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "ایک مومن دوسرے مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے کو تقویّت بخشتا ہے۔" (سنن نسائی، کتاب الزکوۃ، باب اجر الخازن اذا تصدق باذن مولاہ، ج۵، ص ۷۹)

۹۰﴾ حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "مومنین کے آپس رحم دِلی، محبت اور صلہ رحمی کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب اس کے ایک حصّے کو تکلیف پہنچتی ہے تو باقی جسم بھی بخار اور بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔"

حضرتِ ابو القاسم طبرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث کے متعلق پوچھا تو حضورِ پُرنُور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار ہاتھ کا اشارہ کر کے فرمایا یہ صحیح ہے۔

۹۱﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے سوال کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! کون سا عمل افضل ہے؟'' سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تمہارا اپنے بھائی سے خوش ہو کر ملنا، یا اُس کا قرض ادا کردینا، یا اسے کھانا کھلانا۔''

۹۲﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''مومن مومن کا آئینہ ہے، مومن مومن کا بھائی ہے جہاں بھی ملے وہ اُس کو نقصان سے بچاتا ہے اور پیٹھ پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔''

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی النصیحة والحیاطة، ج۴، رقم:۴۹۱۸، ص۳۶۵)

۹۳﴾ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک دِن سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے استفسار فرمایا کہ ''مجھے ایسے دَرَخت کے بارے میں بتاؤ جو مسلمان مَرد سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے؟ وہ اپنے پالنے والے کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔'' حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''میرے دِل میں خیال آیا کہ ہو نہ ہو یہ کھجور کا دَرَخت ہے لیکن میں نے حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں بولنا مناسب خیال نہ کیا۔'' جب حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی نہ بولے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا، ''وہ کھجور کا دَرَخت ہے۔''

۹۴﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو مومن کو زیادہ عطا کرے یا اُس کی حاجات کو اس پر آسان کردے تو اللہ عزوجل کے ذِمّہ کرم پر حق ہے کہ جنّت میں اُسے خدام عطا کرے۔''

کسی کی پریشانی دُور کرنے کی فضیلت

۹۵﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بے شک اللہ تعالیٰ پریشان حالوں کی مدد کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔''

۹۶﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو کسی غمزدہ کی دستگیری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے تہتر (۷۳) نیکیاں لکھتا ہے ایک نیکی سے اللہ تعالیٰ اُس کی دُنیا وآخرت کو سنوار دیتا ہے اور باقی نیکیاں اس کے لئے دَرَجات کی بلندی کا سبب بنتی ہیں۔''

۹۷﴾ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محوِ سفر تھے کہ ایک شخص سواری پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اپنی سواری کو دائیں بائیں گھمانا شروع کردیا۔ پھر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس کے پاس فالتو سواری ہو وہ اُسے دیدے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فالتو زادِ راہ ہو

وہ اُسے دیدے جس کے پاس زادِراہ نہیں۔'' یہاں تک کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اموال کی اتنی اقسام گنوائیں حتیٰ کہ ہم گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کو بھی اپنی فالتو اشیاء پر کوئی حق نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی حقوق المال، ج ۲، رقم: ۱۶۶۳، ص ۱۷۵)

﴿۹۸﴾ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! بندے کو کون سی شے دوزخ سے نَجات دِلوائے گی؟'' ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔'' میں نے عرض کی، ''اے اللہ کے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! کیا ایمان کے ساتھ ساتھ کوئی عمل بھی ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے ہوتے ہوئے عاجزی کرنا۔'' میں نے عرض کی، ''اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کے پاس نعمتوں کی فراوانی نہ ہو تو؟'' ارشاد فرمایا، ''وہ بھلائی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے۔'' میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اگر کوئی یہ کام کرنے سے بھی عاجز ہو تو؟'' ارشاد فرمایا، ''کسی کو تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے دیدے۔'' میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اگر کوئی ایسا ہو کہ کچھ بھی کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو؟'' ارشاد فرمایا، ''وہ مغلوب کی مدد کرے۔'' پھر فرمایا، ''کیا تم اس بات کی خواہش رکھتے ہو کہ تمہارے بھائی میں کوئی ایسے بھلائی ہو جس کے سبب وہ لوگوں کو اذیت سے بچا سکے؟'' میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا ایسا کرنے والا جنّت میں داخل ہو جائے گا۔'' ارشاد فرمایا، ''جو مؤمن یا مسلمان ان خصلتوں میں سے کوئی خصلت اپنائے گا تو میں اس کا ہاتھ پکڑ کر داخلِ جنّت کروں گا۔''

کمزوروں کی کفالت کرنے کی فضیلت

﴿۹۹﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کمزوروں اور مسکینوں کی کفالت کیلئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔''

﴿۱۰۰﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کمزوروں اور مسکینوں کی کفالت کیلئے کوشش کرنے والا اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد، یا اُس شخص کی طرح ہے جو دِن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الاحسان الی الارملہ والمسکین والیتیم، رقم: ۲۹۸۲، ص ۱۵۹۲)

۱۰۱﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، ''جس نے (کسی مسلمان مُردکیلئے) قبر کھودی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا اور اُسے قیامت تک اس کا اَجر ملتا رہے گا......

جس نے میت کو غسل دیا وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو......

جس نے میت کو کفن پہنایا اللہ تعالیٰ اسے اتنے ہی جنتی لباس پہنائے گا......

جس نے کسی غمزدہ کو تسلی دی اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس عطا فرمائے گا اور عالم ارواح میں اس کی رُوح پر رحمت نازل فرمائے گا،

جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی اللہ تبارک وتعالیٰ اسے ایسے دو جنتی حُلّے عطا فرمائے گا کہ جن کی قیمت یہ ساری دُنیا نہیں چکا سکتی......

جو جنازے کے پیچھے چلا یہاں تک کہ تدفین مکمل ہوگئی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین قیراط اَجر لکھے گا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ سے بڑا ہے......

جس نے کسی یتیم یا بوڑھے مزدور کی کفالت کی اللہ تبارک وتعالیٰ اسے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا......

جو روزہ رکھے یا مسکین کو کھانا کھلائے اور جنازے میں شرکت کرے اور مریض کی عیادت کرے تو اسے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔''

یتیموں کی کفالت کرنے کی فضیلت

۱۰۲﴾ حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''میں اور یتیم یا کسی دوسرے کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہوں گے۔'' (یہ فرمانے کے بعد) حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیوں سے اِشارہ کیا۔ (الادب المفرد، باب فضل من یعول یتیماً بین ابویہ، رقم:۱۳۳، ص۵۸)

۱۰۳﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''مسلمانوں کے گھر میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔'' پھر حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کی اُنگلیوں سے اِشارہ کرکے فرمایا کہ ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا ایسے ہونگے۔'' پھر اُن دونوں اُنگلیوں کو جمع فرمادیا۔ (الادب المفرد، باب خیر بیت فیہ یتیم یحسن الیہ، رقم:۱۳۷، ص۵۸)

﴿۱۰۴﴾ حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس دسترخوان پر یتیم ہوتا ہے شیطان اس دسترخوان کے قریب نہیں جاتا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الایتام الخ، ج۸، ص ۲۹۳)

﴿۱۰۵﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ خوشبودار ہے کہ ''اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دِن اس کو عذاب نہ دے گا جس نے یتیم پر رحم کیا اور اس سے نرم لہجے میں گفتگو کی اور اس کی یتیمی اور ضعیفی پر رحم کیا اور جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس پر فضل وکرم کیا، اس کی بدولت اپنے پڑوسی پر تکبر نہیں کرتا۔''

﴿۱۰۶﴾ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو کسی یتیم کے سَر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ اسے ہر بال کے بدلے ایک نیکی (کا ثواب) عطا فرماتا ہے اور جس کی کفالت میں یتیم لڑکا یا لڑکی یا ان کے علاوہ کوئی اور ہو تو میں اور وہ جنّت میں اس طرح ہونگے۔'' (یہ فرمانے کے بعد) حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دواُنگلیوں کے سِروں کو ملایا۔ (شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، ج۷، ص ۴۷۲، رقم: ۱۱۰۳۶، بتغیر قلیل)

﴿۱۰۷﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں دِل کی سختی کی شکایت کی تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اگر تم اپنے دِل کو نرم کرنا چاہتے ہو تو مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور یتیموں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرو۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب کفالۃ الیتیم ورحمۃ، ج۳، رقم: ۱۵، ص ۲۳۷)

﴿۱۰۸﴾ حضرت سیدنا عمر بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے کسی یتیم کو (منہ بولے) مسلمان والدین کے سپرد کیا حتی کہ وہ (کھانے پینے کے معاملے میں) مطمئن ہوجائے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس پر جنّت واجب فرمادیتا ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر ۷۵، ج۷، رقم: ۱۱۰۳۱، ص ۴۷۱)

﴿۱۰۹﴾ حضرت سیدنا جبر انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایک لڑکا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا، السلام علیک یا رسول اللہ ''اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو، میں ایک یتیم مسکین لڑکا ہوں اور میرے ساتھ میری ضعیف والدہ ہے، جو کچھ اللہ عزوجل نے آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے تھوڑا ہمیں بھی عطا فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کی رضا چاہتا ہے یہاں تک کہ آپ راضی ہوجائیں۔'' حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اے لڑکے اپنی بات دہراؤ تم تو فرشتوں کی زبان میں کلام کرتے ہو۔'' اس نے اپنے کلام کو دھرایا۔ پھر حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو کچھ آلِ رسول کے گھر میں ہے لے آؤ۔'' پس ایک برتن (اناج وغیرہ کا) پیش کیا گیا جو دیکھنے میں ایک لپ سے زیادہ اور دو لپ سے کم تھا۔ نبیِ رحمت، قاسمِ نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

نے فرمایا، ''اے لڑکے! یہ لے جاؤ اس میں تمہارے اور تمہارے والدہ اور بہن کے لئے دوپہر اور رات کا راشن ہے، میں اس کھانے میں بَرَکت کی دُعا سے تمہاری مدد کرتا رہوں گا۔'' وہ لڑکا وہاں سے رُخصت ہوکر جب مسجد کے دروازے پر پہنچا تو اس کا سامنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ہوا آپ نے اس کے سَر پر دستِ شفقت پھیرا۔ انہیں یہ بات معلوم نہ تھی کہ اسے کچھ عطا کیا گیا ہے یا نہیں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں بیٹھے تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کیا میں نے تمہیں نہیں دیکھا جب آپ اُس لڑکے سے ملے اور تم نے اس کے سَر پر ہاتھ پھیرا؟'' حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ''کیوں نہیں۔'' سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس بال پر تمہارا ہاتھ گزرا اس کے بدلے میں تمہارے لئے نیکی ہے۔'' (معلوم ہوا کہ) ایسے وَقت میں یتیم کے سَر پر ہاتھ پھیرنا مستحب ہے۔

لاوارث بچوں کی تربیت اور ان کے بڑے ہونے تک اُن پر خرچ کرنے کی فضیلت

﴿۱۱۰﴾ حضرت سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے رِوایت ہے کہ سیّدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو کسی چھوٹے (لاوارث) بچے کو پالے یہاں تک کہ وہ 'لا الٰہ الا اللّٰہ' کہنا شروع کردے تو اللہ عزوجل اس شخص سے حساب نہ لے گا۔''

حُسنِ سلوک کی فضیلت

﴿۱۱۱﴾ حضرت سیدنا عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''ہر حسنِ سلوک صَدَقہ ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکوۃ، باب کل معروف صدقۃ، ج۳، رقم: ۴۷۳۹، ص ۳۳۰)

﴿۱۱۲﴾ حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ہر حسنِ سلوک صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ج۳، رقم: ۴۷۴۲، ص ۳۳۱)

﴿۱۱۳﴾ حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، ''نیکی اور بدی کو لوگوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے، بروزِ قیامت انہیں کھڑا کیا جائے گا۔ نیکی اپنے کرنے والوں کو بشارتیں دے گی اور اُن کو جمع کرے گی اور بُرائی اپنے لوگوں سے کہے گی تم اس (برائی) کی جزا سے بچ نہیں سکتے یہ تمہیں ضرور مل کر رہے گی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج۷، رقم: ۱۹۵۰۴، ص ۱۲۳)

﴿۱۱۴﴾ حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رِوایت فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا،''دُنیا میں اچھے کام کرنے والے آخرت میں بھی اچھے ہیں اور دُنیا میں بُرے کام کرنے والے آخرت میں بھی بُرے ہیں۔''

۱۱۵﴾ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تمہیں معلوم ہے شیر چنگھاڑتے وقت کیا کہتا ہے؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ''اللہ اور اس کا رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔'' حضورِ اکرم نے ارشاد فرمایا، ''شیر کہتا ہے، اے اللہ عزوجل! مجھے کسی اچھے کام کرنے والے پر مسلط نہ فرمانا۔''

۱۱۶﴾ حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''صدَقہ اگرچہ ستر ہزار ہاتھوں میں سے گزرے تو بھی آخری شخص کا اجر پہلے صدَقہ کرنے والے کی طرح ہوگا۔''

۱۱۷﴾ حضرتِ سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ہر وہ دِن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے بندے پر ہر جوڑ کے بدلے صدَقہ ہے، اگر تم بندوں میں انصاف سے فیصلہ کرو تو یہ صدقہ ہے، اگر تم کسی کی سواری پر سوار ہونے میں مدد کرو تو یہ بھی صدقہ ہے، اگر کسی کا سامان سواری پر لدوا دو تو یہ بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، ہر قدم جو نَماز کی طرف اُٹھے صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دینے والی چیز دُور کرنا بھی صدقہ ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب ، باب الترغیب فی ماطة الاذی عن الطریق، ج ۳، رقم: ۵، ص ۳۷۷)

۱۱۸﴾ حضرتِ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے قریب سے گزرے تو میرے ساتھ ایک شخص تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دَرْیافت فرمایا، ''اے ابی! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟'' میں نے عرض کی، ''یہ میرا قرض دار ہے، میں اس سے قرض کا تقاضہ کر رہا ہوں۔'' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اے ابی! اس سے اچھا سلوک کرو۔'' یہ فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے کام سے تشریف لے گئے۔ جب دوبارہ حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا میری طرف سے گزر ہوا تو اس وقت میرے ساتھ وہ شخص نہ تھا۔ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے استفسار فرمایا، ''اے ابی! تو نے اپنے قرض دار بھائی سے کیا سلوک کیا؟'' میں نے عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ قرض ادا نہیں کر پا رہا تھا، چنانچہ میں نے اپنے مال کا تیسرا حصہ اللہ عزوجل کی خاطر اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اور بقیہ اللہ عزوجل کی طرف سے مجھے عقیدۂ توحید پر ثابت قدمی کی توفیق ملنے کے سبب معاف کر دیا۔'' رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (خوش ہوکر) تین بار ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل تم پر رحم کرے ہمیں اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے۔'' پھر ارشاد فرمایا، ''اے ابی! بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگوں کو بھلائی کا سبب بنایا اور بھلائی اور اس کے کرنے والوں کو ان کا محبوب بنا دیا۔ بھلائی کے حریصوں پر اچھائی کا طلب کرنا آسان فرما دیا اور ان پر عطاء کی بارش برسائی۔ لہٰذا ان (یعنی خیر کو طلب کرنے والوں) کی مثال اس بارش کی سی ہے جسے اللہ عزوجل بنجر و قحط زدہ زمین پر برسنے کا حکم ارشاد فرمایا تا کہ وہ زمین اور اہلِ زمین کو حیات بخشے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں اچھائی کے دشمن بھی پیدا فرمائے، پھر خیر اور اہلِ خیر کو ان کے لئے ناپسندیدہ بنا دیا۔ بھلائی کے طلب گاروں کو ان (کے شر) سے بچایا۔ ان کی مثال اس بارش جیسی ہے جسے اللہ تعالیٰ

نے قحط زدہ زمین پر برسنے سے روک دیا اور اللہ عزوجل نے اس (کے نہ برسنے کی) وجہ سے زمین اور اہلِ زمین کو ہلاک کر دیا۔''

اچھے اعمال کرنے کی فضیلت

۱۱۹﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حسنِ اخلاق اور اچھے اعمال کو تمام وکمال تک پہنچانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب مکارم الاخلاق والعفو عن ظلم، ج۸، رقم:۱۳۶۸۴، ص ۳۶۳)

۱۲۰﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بے شک اللہ تعالیٰ اچھے اور بلند اعمال کو پسند فرماتا ہے اور فضول کاموں کو ناپسند فرماتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب مکارم الاخلاق والعفو عن ظلم، ج۸، رقم:۱۳۶۸۷، ص ۳۴۴)

۱۲۱﴾ حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی سو اقسام ہیں اور اخلاق کے سترہ حصے ہیں۔ مخلوق میں سے جو بھی ان اخلاق کو اپنائے گا اللہ عزوجل ضرور اسے جنّت عطا فرمائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی اصول الدین وبیان فرائضہ، ج ۱، رقم: ۹۹، ص ۱۸۸)

۱۲۲﴾ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل کے حضور ایک تختی ہے جس پر تین سو پندرہ احکام ثبت ہیں۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے جو ان میں سے کسی ایک (حکم) پر عمل کرے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے تو میں اس کو جنّت میں داخل کروں گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی اصول الدین و بیان فرائضہ، ج ۱، رقم:۹۷، ص ۱۸۸)

۱۲۳﴾ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ایمان کے تین سو تینتیس احکام ہیں۔ جو ان میں سے بعض کی بھی پیروی کرے گا جنّت میں داخل ہوگا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی اصول الدین و بیان فرائضہ، ج ۱، رقم:۹۸، ص ۱۸۸)

مسلمان پر ظلم کرنے کی مذمت

۱۲۴﴾ حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جب تم دیکھو کہ اللہ عزوجل کسی بندے کے گناہ گار ہونے کے باوجود اس پر عطاؤں کی بارش برسا رہا ہے تو یہ اللہ عزوجل کی اس کیلئے ڈھیل (یعنی مہلت) ہے۔'' (مسند احمد، ج۶، رقم: ۱۷۳۱۳، ص ۱۲۲)

پھر حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائی، فلمّا نسوا ما ذُکروا بہٖ فتحنا علیھم ابواب کلّ شیءٍ حتّٰی اذا فرحوا بما اوتوآ اخذْنٰھم بغتۃ فاِذا ھم مبلسون فقطع دابرُ القوم الّذین ظلموا وَالحمدلِلّٰہ ربِّ العالمین ترجمۂ کنزالایمان : پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے۔ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں اور سب خوبیاں سراہا اللہ ربّ العزّت سارے جہاں کا۔ (پ۷، الانعام، ۴۴،۴۵)

۱۲۵﴾ حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا، اللہ عزوجل کی مدد سے نا اُمید ہونا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سے خود کو محفوظ تصوّر کرنا کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔''

۱۲۶﴾ حضرت سیدنا خزیمہ بن ثابت اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''مظلوم کی بددعا سے بچو کہ یہ آسمانوں پر اُٹھائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مجھے میرے عزّت وجلال کی قَسم میں تیری مدد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ تاخیر سے ہو۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب القضاء، باب من الظلم، ج۳، رقم: ۳۰، ص ۱۳۰)

۱۲۷﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''مظلوم کی بددعا سے بچو اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس کا کفر اس کی اپنی جان پر ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب القضاء، باب من الظلم، ج۳، رقم: ۱۸، ص ۱۳۰، بتغیر قلیل)

۱۲۸﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ظلم قیامت کے دِن اندھیرا ہوگا۔'' (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الظلم، ج۳، رقم: ۲۰۳۷، ص ۳۱۵)

۱۲۹﴾ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تمہارا ربّ عزوجل ارشاد فرماتا ہے، مجھے میرے عزّت وجلال کی قُسم میں ظالم سے بدلا لوں گا جلدی یا تاخیر سے اور اس سے بھی ضرور انتقام لوں گا جس نے مظلوم کو دیکھا لیکن باوجود قدرت ہونے کے اس کی مدد نہ کی۔'' (الطبرانی کبیر، ج۱۰، رقم: ۱۰۶۵۲، ص ۲۷۸)

مسلمان بھائی کی سفارش کرنے کی فضیلت

۱۳۰﴾ حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جب کوئی حاجت مند آئے تو اس کی سفارش کیا کروتا کہ تمہیں اَجر ملے اور اللہ جو چاہے نبی کی زَبان سے فیصلہ جاری کروائے۔'' (بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقۃ والشفاعۃ فیہا، ج ۱، رقم: ۱۴۳۲، ص ۴۸۳)

۱۳۱﴾ حضرت سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا،''سب سے افضل صَدَقہ زَبان کا صدقہ ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! زبان کا صدقہ کیا ہے؟'' فرمایا، تمہاری وہ سفارش جس سے کسی قیدی کو رِہائی دِلادو، کسی کا خون گرنے سے بچالو اور کوئی بھلائی اپنے بھائی کی طرف بڑھادو اور اس سے کوئی مصیبت دُور کردو۔'' (شعب الایمان، باب فی تعاون علی البر والتقوی، ج ۶، رقم: ۷۶۸۳، ص ۱۲۴)

۱۳۲﴾ حضرت سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو کوئی اپنے مسلمان بھائی اور کسی صاحبِ حیثیت کے درمیان بھلائی پہنچنے یا تنگی کے آسان ہونے میں مددگار بنا تو اللہ تبارَک وتعالیٰ پُل صراط پر اس کی مدد فرمائے گا جس دِن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، ج ۸، رقم: ۱۳۷۰۹، ص ۳۴۹)

۱۳۳﴾ حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا بہت بڑا جہاد ہے۔'' (ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء افضل الجہاد، ج ۴، رقم: ۲۱۸۱، ص ۷۲)

مسلمان کی عزّت کے تحفظ اور اس کی مدد کرنے کی فضیلت

۱۳۴﴾ حضرت سیدنا ابودَرْداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ قِیامت کے دِن اس کی جہنم سے حفاظت فرمائے گا۔ اسی موقع پر یہ آیتِ مبارَکہ نازل ہوئی، **وکان حقًا علینا نصر المومنین** ترجمۂ کنزالایمان : اور ہمارے ذِمّہ کرم پر ہے مسلمان کی مدد فرمانا۔ (پ ۲۱، الروم: ۴۷) ۔ (شرح السنۃ، کتاب البر والصلۃ، باب الذب عن المسلمین، ج ۶، رقم: ۳۴۲۲، ص ۴۹۴)

۱۳۵﴾ حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو اپنے بھائی کی مدد کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور وہ اس کی پوشیدہ مدد کرے تو اللہ تبارَک وتعالیٰ دُنیا وآخرت میں اس کی مدد فرمائے گا۔''
(مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب فیمن قدر علی نصر مظلوم اور انکارمنکر، ج ۷، رقم: ۱۲۱۳۹، ص ۵۲۷)

﴿۱۳۶﴾ حضرت سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو اپنے بھائی کی پوشیدہ طور پر مدد کرے اللہ تعالیٰ دُنیا وآخرت میں اس کی مدد فرمائے گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب من الغیبۃ والبھت وبیا نھما ، ج۳، رقم: ۲۱، ص ۳۳۵، بتغیر قلیل)

﴿۱۳۷﴾ حضرت سیدنا جابر بن مالک اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو کوئی مسلمانوں کی مدد ایسی جگہ چھوڑ دیتا ہے جہاں اس کی بے عزّتی ہو رہی ہو تو اللہ تبارَک وتعالیٰ اس شخص کی مدد بھی ایسی جگہ نہیں فرماتا جہاں وہ مدد کا طلب گار ہوتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرتا ہے جہاں اس کی بے عزّتی ہو رہی ہو اور اس کا تقدس پامال کیا جا رہا ہو تو اللہ عزوجل اس (مددگار) کی ایسی جگہ مدد فرماتا ہے جہاں وہ مدد ونصرت کا طلب گار ہوتا ہے۔'' (ابو داؤد، کتاب الادب، باب من ردعن مسلم غیبۃ، ج۴، رقم: ۴۸۸۴، ص ۳۵۵)

﴿۱۳۸﴾ حضرت سیدنا معاذ بن انس الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے کسی مسلمان (کی عزّت) کو منافق سے بچایا جو پیٹھ پیچھے اس کی بُرائی کر رہا تھا تو اللہ تبارَک وتعالیٰ (بروزِ قیامت) اس کی طرف سے ایک فرِشتہ بھیجے گا جو اسے جہنم سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کا سامان کیا اللہ تعالیٰ اس کی سزا پوری ہونے تک اُسے جہنم کے پُل پر روکے رکھے گا۔'' (ابو داؤد، کتاب الادب، باب من ردعن مسلم غیبۃ، ج۴، رقم: ۴۸۸۳، ص ۳۵۴)

لوگوں سے مَحبَّت کرنے کی فضیلت

﴿۱۳۹﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''ایمان کے بعد سب سے افضل عمل لوگوں سے محبت کرنا ہے۔''

﴿۱۴۰﴾ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''میانہ روی سے خرچ کرنا نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے اور اچھا سوال کرنا آدھا علم ہے۔''

﴿۱۴۱﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''لوگوں سے اچھا سلوک کرنا صَدَقہ ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب مداراۃ الناس ومن لا یومن شرہ، ج۸، رقم: ۱۲۶۳۰، ص۳۸)

راہِ خدا عزّوجل کے لشکروں کی مدد کرنے کی فضیلت

۱۴۲﴾ حضرت سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جس نے مجاہد کو سامان وغیرہ مہیا کیا اس کا اَجر بھی مجاہد کی طرح ہے اور جس نے مجاہد کے گھر کی دیکھ بھال کی اس کا اَجر بھی غازی کی مثل ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجهاد، باب فی من جهز غازیا او خلفه فی اهله، ج۵، رقم:۹۴۲۰، ص۵۱۵، بتغیر قلیل)

۱۴۳﴾ انہیں سے روایت ہے کہ سیدالمجاہدین، رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے مجاہد کو تیار کیا گویا کہ اس نے (خود) جہاد کیا اور جس نے مجاہد کے گھر کی دیکھ بھال کی وہ ایسا ہے گویا اس نے خود جہاد کیا۔'' (ترمذی، کتاب الفضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل من جهز غازیا، ج۳، رقم:۱۶۳۴، ص۲۳۴)

حاجی کی مدد کرنے اور روزہ اِفطار کرانے کی فضیلت

۱۴۴﴾ حضرت سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے روزہ اِفطار کروایا، یا مجاہد کو تیار کیا تو اسے بھی (روزے اور جہاد کا) ثواب ملے گا اور ان کے اَجر میں بھی کمی واقع نہ ہوگی۔'' (ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی فضل من فطر صائما، ج۲، رقم:۸۰۷، ص۲۱۵)

۱۴۵﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، ''نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ تعالیٰ ایک حج کے سبب تین لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ میت، اس کی طرف سے حج کرنے والا اور اس کا خرچ دینے والا۔''

۱۴۶﴾ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو حلال کمائی سے کسی روزے دار کا روزہ اِفطار کروائے تو ملائکہ اس پر پورا مہینہ اس کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور شبِ قدر میں حضرت سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام مصافحہ فرماتے ہیں ہیں اس کا دِل نرم اور آنسو کثیر ہو جاتے ہیں۔''

ایک شخص نے عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ تو جانتے ہیں اگر کسی کے پاس اتنا نہ ہو؟'' سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''چاہے ایک لقمہ یا روٹی کا چھوٹا سا ٹکڑا ہی ہو۔''

ایک دوسرے صحابی نے عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو تو معلوم ہے اگر کسی کے پاس اتنا بھی نہ ہو؟'' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''چاہے دُودھ کی لسی ہی ہو۔''

ایک اور صحابی عرض گزار ہوئے، ''اگر اتنا بھی نہ ہو تو؟'' حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''چاہے پانی کے ایک گھونٹ سے اِفطار کروادے (تب بھی یہ ثواب پائے گا)۔'' (الترغیب والترهیب، کتاب الصوم، باب فی اطعام الطعام، ج۲، رقم:۲، ص۹۴، بتغیر قلیل)

چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کی عزّت اور علماء کا احترام کرنے کی فضیلت

۱۴۷﴾ حضرت سیدنا ابوعبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو ہمارے بڑوں کی عزّت، ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے علماء کا حق نہ پہچانے (یعنی ان کا احترام نہ کرے) وہ میری اُمّت سے نہیں۔'' (مسند احمد، ج۸، رقم: ۲۲۸۱۹، ص ۴۱۲)

۱۴۸﴾ حضرت سیدنا مُثنّٰی بن صباح رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''سفید بالوں والے مسلمان اور افراط وتفریط سے بچنے والے عاملِ قرآن کی تعظیم گویا اللہ عزوجل کی تعظیم ہے۔'' (سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم، ج۴، رقم: ۴۸۴۳، ص ۳۴۴)

۱۴۹﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اکرام کرے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کسی کے ذریعے اس کی عزّت افزائی کرواتا ہے۔''

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، ج۳، رقم: ۲۰۲۹، ص ۴۱۱)

علماء کے لئے مجلس کشادہ کرنے کی فضیلت

۱۵۰﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تم اپنی مجالس کو عالم کے علم، بوڑھے کی عمر اور سلطان کے عہدے کی وجہ سے کشادہ کردیا کرو۔'' (کنز العمال، کتاب الصحبۃ من قسم الاقوال، باب الایمان، ج۹، رقم: ۲۵۴۹۵، ۲۲)

مسلمان بھائی کو تکیہ دینے کی فضیلت

۱۵۱﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ نے وہ تکیہ حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو دے دیا تو حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، ''اللہ اکبر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سچ فرمایا۔'' حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''اے ابوعبداللہ! ہمیں بھی بتاؤ۔'' حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔'' حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ تکیہ مجھے عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا، ''کوئی بھی مسلمان اپنے بھائی کے پاس جائے اور وہ اس کی تکریم کرتے ہوئے اپنا تکیہ اُسے دیدے تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔'' (مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنھم، باب تکریم المسلم بالقاء الوسادۃ وقت اللقاء، ج۴، رقم: ۶۶۰۱، ص ۷۸۳)

﴿١٥٢﴾ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تین چیزیں (اگر دی جائیں تو) منع نہ کرو، خوشبو، تکیہ اور دُودھ۔'' (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراھة ردالطیب، ج ۴، رقم: ۲۷۹۹، ص ۳۶۲)

کھانا کھلانے کی فضیلت

﴿١٥٣﴾ حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینۂ منورہ تشریف لائے تو پہلے پہل لوگ آپ سے کتراتے تھے۔ پہلے میں بھی انہی میں شامل تھا لیکن جب میں رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میرے دِل نے کہا یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔ سب سے پہلی بات جو میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنی وہ یہ ہے کہ، ''کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو اور اپنے رِشتہ داروں سے رِشتہ جوڑو اور اس وَقت نَماز پڑھو جب لوگ آرام سے سو رہے ہوں تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۴۲، ج ۴، رقم: ۲۴۹۳، ص ۲۱۹)

﴿١٥٤﴾ حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا، ''سب اعمال میں سے سب افضل کام کون سے ہیں؟'' سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور حج بیت اللہ کرنا۔'' پھر جب وہ جانے لگا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بُلا کر ارشاد فرمایا، ''اس کے بعد کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب ای العمل افضل الخ، ج ۱، رقم: ۲۰۱، ص ۲۲۴،۲۲۵)

﴿١٥٥﴾ حضرت سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی، ''اسلام کیا ہے؟'' سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔'' میں نے عرض کی، ''ایمان کیا ہے؟'' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''صبر کرنا اور معاف کرنا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الایمان الی اللہ، باب ای العمل الخ، ج ۱، رقم: ۲۱۰، ص ۲۲۷)

﴿١٥٦﴾ حضرت سیدنا صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''تم میں بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب، باب ماجاء فی اطعام الطعام، ج ۲، رقم: ۹، ص ۳۴)

﴿١٥٧﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''مغفرت کو واجب کرنے والے اُمور میں بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ
ترجمۂ کنزالایمان: یا بھوک کے دِن کھانا دینا۔'' (پ ۳۰، سورۃ البلد، آیت: ۱۴)، (مستدرک، کتاب التفسیر، باب اطعام

المسلم السغبان من موجبات المغفرة، ج ٣، رقم: ٣٩٩، ص ٣٧٢)

۱۵۸﴾ حضرت سیدنا مقدام بن شریح رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے رِوایت کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا ہے۔''

۱۵۹﴾ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہوگیا اور پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص اور جہنم کے درمیان سات خندقیں بنادے گا، ہر خندق کا درمیانی فاصلہ ایک سال کی راہ ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الزکوٰۃ، فصل فی الطعام وسقی الماء، ج ٣، رقم: ٣٣٦٨، ص ٢١٧)

۱۶۰﴾ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جب تک بندے کا دسترخوان بچھا رہا ہے، فرِشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔''

۱۶۱﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب کھانا وہ ہے جس پر ہاتھوں کی کثرت ہو (یعنی زِیادہ کھانے والے ہوں)۔'' (شعب الایمان، باب فی اکرام الضیف، ج ٧، رقم: ٩٦٢٠، ص ٩٨)

۱۶۲﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جس گھر میں مہمان ہوں بھلائی اس گھر کی طرف کو ہان میں چھری چلنے سے بھی زِیادہ تیز چلتی ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، ج ٤، رقم: ٣٣٥٦، ص ٥١)

۱۶۳﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو اپنے اسلامی بھائی کی بھوک کو مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ سیر ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفِرت فرمادے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب فیمن اطعم مسلما اور سقاہ، ج ٣، رقم: ٤٧١٩، ص ٣١٩)

۱۶۴﴾ حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو بھوکے کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اسے سایۂ عرش تلے جگہ عطا فرمائے گا۔''

۱۶۵﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ تعالیٰ بھوکے شخص کا دِل ٹھنڈا کرنے والے (یعنی اسے کھانا کھلانے والے) سے مَحبت فرماتا ہے۔''

۱۶۶﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو اپنے اسلامی بھائی کو میٹھا لقمہ کھلائے، اللہ تعالیٰ اس سے قِیامت کے دِن کی ترشی وتلخی دُور فرمادے گا۔''

۱۶۷﴾ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مالکِ جنّت، قاسمِ نعمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جس کے اندر سے اس کا باہَر اور باہَر سے اس کا اندرونی حصّہ نظر آتا ہے۔'' صحابۂ کرام علیہم الرضوان عرض گزار ہوئے، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! یہ کس کے لئے ہے؟'' سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''یہ اس کیلئے ہے جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو یہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قیام کرے۔''

۱۶۸﴾ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی گئی، ''حج کی (مانند) کونسی نیکی ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''کھانا کھلانا اور نرم لہجے میں گفتگو کرنا۔''

۱۶۹﴾ حضرت سیدنا بدیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شفیعِ اُمّت، نبیِّ رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بے شک مجھے اللہ کی رضا کیلئے اپنے بھائی کو ایک لقمہ کھلانا، دس دِرہم صَدَقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور میرا دس دِرہم صَدَقہ کرنا مجھے غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی اکرام الضیف، فصل فی التکلف للضیف، ج۷، رقم:۹۶۲۷، ص ۱۰۰)

۱۷۰﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ ربُّ العزّت قِیامت کے دِن (ایک شخص سے) ارشاد فرمائے گا، ''اے ابنِ آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہ کی؟'' وہ عرض کرے گا، ''اے میرے ربّ! میں تیری عیادت کیسے کرتا تُو تو ربُّ العالمین ہے۔'' اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا، ''کیا تجھے علم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا، اور تم نے اس کی عیادت نہ کی اگر تم اس کی عیادت کرتے تو ضرور میری رضا کو وہاں پاتے۔'' پھر اللہ عزوجل ایک شخص سے فرمائے گا، ''اے اولادِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا؟'' وہ عرض گزار ہوگا، ''اے اللہ عزوجل میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟'' تُو تو جہانوں کا پالنے والا ہے۔'' اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا، ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے اُسے کھانا نہ کھلایا، تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اس کا اَجر میرے پاس پاتا۔'' پھر اللہ عزوجل (ایک بندے سے) ارشاد فرمائے گا، ''اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تُو نے مجھے پانی نہ پلایا۔'' وہ بندہ عرض کرے گا، ''یا اللہ عزوجل! میں تجھے کیسے پانی پلاتا تُو تو ربُّ العالمین ہے۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، ''کیا تجھے معلوم نہیں، میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی کا سوال کیا تھا اور تُو نے اسے پانی نہ پلایا، اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو ضرور اس کا اَجر آج مجھ سے پاتا۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب فضل عیادۃ المریض، رقم:۲۵۶۹، ص ۱۳۸۹)

۱۷۱﴾ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا، ''میرا اپنے دوستوں کو ایک صاع کھانے پر جمع کرنا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں بازار جاؤں اور ایک لونڈی خرید کر آزاد کردوں۔''

۱۷۲﴾ حضرت سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زوجہ یہ پیغام لے کر گئیں کہ ''ہم نے آپ کے لئے لذیذ کھانا اور خوشبو تیار کی ہے، آپ اپنے ہم پلّہ دیکھیں اور انہیں ساتھ لے کر ہمارے پاس تشریف لائیں۔'' حضرت سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ مسجد میں گئے اور وہاں جو مساکین و سائلین تھے انہیں لے کر گھر تشریف لے گئے۔ ہمسایہ خواتین بھی آپ کی زوجہ کے پاس آگئیں اور آپ کی زوجہ سے کہنے لگیں، ''خدا کی قسم تمہارے گھر تو مساکین جمع ہوگئے۔'' پھر حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ''میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تجھ پر ہے کہ تم کھانا اور خوشبو بچا کر نہیں رکھوگی۔'' پھر انہوں نے ایسے ہی کیا۔ آپ نے مساکین کو کھانا کھلایا انہیں کپڑے پہنائے اور خوشبو لگائی۔

۱۷۳﴾ حضرت سیدنا اسماعیل بن ابو خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہی کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی سواری کا گزر مساکین کے پاس ہوا، وہ بچے ٹکڑے کھا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں سلام ارشاد فرمایا۔ مساکین نے آپ کو کھانے کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی، **لِلّذین لاٰیُریدون علوًا فی الاَرض ولا فسادًا** ترجمۂ کنزالایمان : جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد۔ (پ ۲۰، القصص، ۸۳) پھر آپ سواری سے نیچے تشریف لائے اور ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا، ''میں نے تمہاری دعوت قبول کی اب تم میری دعوت قبول کرو۔'' پھر حضرت سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے ان کو سوار کیا اور اپنے گھر لا کر انہیں کھانا کھلایا اور کپڑے اور دراہم عطا فرمائے۔

۱۷۴﴾ حضرت سیدنا عمرو بن دِینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، ''حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا دسترخوان کشادہ اور گفتگو اچھی ہوتی تھی۔''

۱۷۵﴾ حضرت سیدنا ابوبکر القرشی رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ حجاج نے ان کے لئے مصری (چینی) کا ایک بہت بڑا ٹکڑا بنایا جو اتنا بڑا تھا کہ لوگ اسے چوپایوں پر بھی نہ لاد سکتے تھے۔ پھر اُسے ایک چھکڑے سے کھینچ کر خلیفہ عبدالملک کے پاس لایا گیا۔ وہ اپنے گھر سے باہَر نکلا اور اس کے حجم کو دیکھا اور اس کی ہیئت کا اندازہ لگایا، اب وہ بھی نہ جانتا تھا کہ اس کا کیا کرے؟ چند لمحات سوچ کر اپنے غلام کو آواز دی اور کہا، ''اس کو حضرت سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ۔'' اُن دِنوں حضرت سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ انہیں کے پاس ہی ٹھہرے ہوئے تھے۔ جب اس شکر کے عظیم ٹکڑے کو ان کے رہائش گاہ کے قریب لایا گیا تو لوگ چیخے اور اس کو دیکھنے کے لئے جمع ہوگئے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، ''یہ کیا ہے؟'' غلام نے عرض کی، ''یہ شکر کا ٹکڑا ہے جو امیر المومنین نے آپ کے لئے بھیجا ہے۔'' جب آپ گھر سے باہَر تشریف لائے تو ایسی چیز دیکھی جس کی مثل لوگوں نے پہلے نہ دیکھی تھی۔ آپ نے غلام سے فرمایا، ''میرے پاس چمڑے کے بچھونے اور کلہاڑیاں

لے کر آؤ۔" چنانچہ چمڑے کے بچھونے اور اس ٹکڑے کو توڑنے کیلئے کلہاڑیاں پیش کی گئیں۔ آپ نے فرمایا، "جس کے ہاتھ جو آئے وہ اسی کا۔" پھر آپ وہیں کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ ٹکڑا تمام کا تمام توڑ لیا گیا۔ جب یہ خبر خلیفہ عبدالملک کو پہنچی تو اس نے بہت پسند کیا اور کہنے لگا، "وہ ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔"

﴿۱۷۶﴾ حضرت سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سعید بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو ایک اعلان کرنے والا لوگوں کے درمیان اعلان کر رہا تھا کہ "جو کوئی گوشت و چربی کھانا چاہے سعد بن عبادہ کے گھر آجائے۔" پھر آپ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات ان کے بیٹے قیس سے ہوئی تو وہ بھی یہی اعلان کر رہے تھے۔ حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی، "اے اللہ مجھے کامل تعریف کرنے کی توفیق عطا فرمانا، مجھے بزرگی عطا فرما اور بزرگی تو اعمال (خیر) کرنے میں ہے اور اعمالِ خیر مال سے ہی ممکن ہے۔ اے اللہ قلیل مال میری کفایت نہیں کرسکتا اور میں بھی اس پر تکیہ نہیں کرسکتا۔"

﴿۱۷۷﴾ حضرت سیدنا نافع (حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر کے غلام) رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روزہ رکھا کرتے اور حضرت سیدتنا صفیہ بنت عبید رضی اللہ عنہا ان کی اِفطاری کے لئے کوئی چیز بنادیا کرتی تھیں۔ ایک دِن وہ انار لے کر آئے تو دَروازے پر ایک سائل نے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا، "یہ اُسے دیدو۔" لیکن حضرت سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، "اُس کیلئے اِس سے بہتر اور ہے پھر مجھے انہیں کوئی اور چیز دینے کا کہا۔ جب وہ انار حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھے گئے تو فرمایا، "اسے اُٹھاؤ اور کسی دوسرے سائل کو دیدو کہ میں اس کی نیت کرچکا ہوں۔"

﴿۱۷۸﴾ حضرت سیدنا نافع رضی اللہ عنہ جو حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے تو میں نے آپ کے لئے ایک دِرہم کے انگور خریدے۔ جب میں نے وہ انگور آپ کے سامنے پیش کئے تو ایک سائل نے دَروازے پر سوال کیا۔ آپ نے فرمایا، "یہ اسے دیدو۔" (میں نے دے دیا) پھر میں نے اس سائل کے پیچھے کسی کو بھیجا کہ سائل سے یہ انگور اس طرح خریدے کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو پتا نہ چلے۔ جب انگور دوبارہ آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے تو وہ سائل پھر آگیا۔ آپ نے پھر حکم فرمایا، "یہ اُسے دیدو۔" تین مرتبہ اسی طرح ہوا اور ہر دَفعہ سائل سے خرید کر آپ کو پیش کیا گیا لیکن آپ نے ہر مرتبہ انگور آنے والے سائل کو عطا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا یہاں تک کہ ہم نے سائل کو اس طرح ڈانٹا کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خبر نہ ہو۔

﴿۱۷۹﴾ حضرت سیدنا خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو بلایا پھر انہیں کھانا کھلایا اور پھر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا، "عبادت گزاروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرو۔"

۱۸۰﴾ حضرت سیدنا ابوقبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا خیثمہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ کھجور کے حلوے کی ٹوکری اپنے تخت کے نیچے رکھا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس قرآن پڑھنے والے (قراء) آتے تو آپ انہیں یہ حلوا دیا کرتے۔

۱۸۱﴾ حضرت سیدنا ابن عون علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُ نا محمد بن سرین رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس جب بھی آتے تو ہم انہیں کھجور کا حلوہ اور فالودہ کھلایا کرتے تھے۔

۱۸۲﴾ حضرت سیدنا ابوخلدہ علیہ الرحمۃ ہم حضرت سیدنا محمد بن سرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا، ''مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ آپ کو کیا چیز پیش کروں؟ گوشت اور روٹی تو تم سب کے گھر میں ہے۔'' پھر آپ نے اپنی لونڈی کو آواز دی کہ وہ شہد کا چھتہ لائے۔ پھر آپ نے خود اسے کاٹنا شروع کیا اور ہمیں کھلایا۔

۱۸۳﴾ حضرت سیدنا ابراہیم بن ابی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ، ''ہم بیت المقدس کے ''باب الاسباط'' میں حضرت سیدنا اُم دَرداء رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا کرتے، ان سے بات چیت کرتے پھر جب بھی ہم ان کے پاس سے اُٹھنے کا اِرادہ کرے تو ہمارے لئے حلوہ اور دیگر کھانے کی چیزیں منگوالیا کرتیں۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاطعمة باب فی الحلوی، ج۵، رقم: ۷۹۹۱، ص ۴۶)

۱۸۴﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جب تمہارے سامنے میٹھی چیز پیش کی جائے تو اس میں سے کچھ ضرور لو اور جب تمہیں خوشبو پیش کی جائے تو اس میں سے کچھ ضرور لگالو۔''

۱۸۵﴾ حضرت سیدنا ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ایک اعرابی حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب کے گھر میں داخل ہوا۔ آپ کے گھر کی ایک طرف حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے ہیں، ان سے جو بھی سوال کیا جاتا آپ اس کا جواب دیتا اور دوسری طرف حضرت عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر آنے والے کو کھانا کھلاتے تھے۔'' یہ دیکھ کر اس اعرابی نے کہا جو دُنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے وہ دارِ عباس بن عبدالمطلب میں ضرور آئے کیونکہ یہ فتوی دیتے ہیں اور لوگوں کو فقہ سکھاتے ہیں اور کھانا بھی کھلاتے ہیں۔''

۱۸۶﴾ حضرت سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قربان گاہ میں جانور ذبح کرکے وہیں لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے مکّہ کے بازار میں وہ جگہ ابنِ عباس کی قربان گاہ کے نام سے مشہور ہوگئی۔

۱۸۷﴾ حضرت سیدنا علی بن محمد مرائنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے ہر روز ایک اُونٹ یا اس کے گوشت کے برابر بکریوں کو ذبح کیا جاتا تھا۔

۱۸۸﴾ حضرت سیدنا ابان بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو رُسوا کرنے کا اِرادہ کیا اور وہ لوگوں کے سامنے جا کر کہنے لگا، ''حضرت سیدنا عبیداللہ بن عباس نے تمہیں بلایا ہے کہ آج دوپہر کا کھانا میرے پاس کھاؤ۔'' یہ سن کر لوگ جوق در جوق آئے اور آپ کا گھر بھر گیا۔ حضرت سیدنا عبیداللہ بن عباس نے دَرْیافت فرمایا، ''یہ لوگوں کو کیا ہوگیا؟'' لوگوں نے عرض کی، ''حضور! آپ کا بھیجا ہوا شخص آیا تھا۔'' تو حضرت سیدنا عبیداللہ بن عباس سارا ماجرا سمجھ گئے اور ارشاد فرمایا، ''دروازہ بند کردو۔'' اس کے بعد اپنے خدام کو بھیجا کہ، ''بازار سے سارے پھل لے آؤ۔'' (جب وہ پھل لے آئے تو) لوگوں نے اسے شہد سے ملا کر کھایا۔ آپ نے دوبارہ اپنے خدام کو بھیجا کہ ''بھنا ہوا گوشت اور روٹیاں لے آئیں۔'' خدام روٹیاں لے آئے تو لوگوں کو پیش کردی گئیں۔ جب لوگ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا، ''کیا ہم نے جس چیز کا اِرادہ (اعلان) کیا تھا اسے پورا کردیا؟'' تو لوگوں نے کہا، ''جی ہاں۔'' حضرت سیدنا عبیداللہ بن عباس نے فرمایا کہ اس کے بعد اگر اور لوگ بھی آجائیں تو ہمیں پرواہ نہیں۔''

۱۹۰﴾ حضرت سیدنا کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین لوگ ایسے ہیں جن کی ہمسری کرنے کی طاقت مجھ میں نہیں اور چوتھا وہ شخص ہے جس کی کفایت مجھ سے اللہ ہی کرواسکتا ہے۔ وہ تین لوگ جن کی میں ہمسری کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ایک وہ شخص جو اپنی مجلس میں میرے لئے جگہ کشادہ کرے، دوسرا وہ جو شدید پیاس میں مجھے پانی پلائے، تیسرا وہ جس کے قدم میرے دَروازے پر آنے جانے میں غبار آلود ہوجائیں اور وہ چار جن کی مدد اللہ ہی مجھ سے کرواسکتا ہے اور چوتھا شخص وہ ہے جسے کوئی حاجت لاحق ہو، اور وہ ساری رات فکر مندی میں جاگتا رہے کہ میری حاجت کون پوری کرے گا اور جب صبح ہو تو مجھے حاجت پوری کرنے والا پائے، یہی وہ شخص ہے کہ جس کی مجھ سے مدد اللہ ہی (اپنے فضل سے) کرواسکتا ہے اور مجھے اس سے حیاء آتی ہے کہ کوئی (اپنی حاجت کیلئے) تین مرتبہ میرے گھر تک چل کر آئے اور اس پر میری عطا کا اثر نظر نہ آئے (یعنی میں اس کی مدد نہ کر پاؤں)۔

اپنے بھائی کو لباس پہنانے کی فضیلت

۱۹۱﴾ حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دِن صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں اپنی نئی قمیص منگوائی اور اس کو زیبِ تن فرمایا۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے قمیص گلے میں ڈالنے سے پہلے یہ دُعا پڑھی،

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

یعنی تمام تعریفیں اس خدا کیلئے جس نے مجھے پہنایا اور میرے ستر کو ڈھانپا اور اس سے میں اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔

پھر اِرشاد فرمایا کہ ''میں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نیا لباس زیبِ تن فرمایا اور یہی ارشاد فرمایا جو میں نے ابھی کہا۔ پھر حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اس ذات کی قَسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو بھی مسلمان نیا لباس پہنے اور یہ دُعا پڑھے پھر اپنا پُرانا لباس اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی مسلمان مسکین فقیر کو دیدے تو جب تک اس کپڑے کا ایک دھاگہ بھی باقی ہے وہ کپڑا اللہ عزوجل کی پناہ وامان اور قُرب میں رہے گا، چاہے یہ (دینے والا) زِندہ ہو یا مرجائے۔''

۱۹۲﴾ حضرت سیّدُنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو بھوکے مسکین کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اسے جنّت کا کھانا کھلائے گا، جو پیاسے کو پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے قِیامت کے دِن سربمہر شراب سے سیراب فرمائے گا، جو کسی برہنہ کو لباس پہنائے اللہ تعالیٰ اسے سبز جنّتی جوڑے پہنائے گا۔'' (ترمذی شریف، کتاب صفۃ القیامۃ، ج۴، رقم:۲۴۵۷، ص۲۰۴)

ہمسائے کے حقوق کا بیان

۱۹۳﴾ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ عنقریب ہمسایہ وراثت میں حصّے دار بن جائے گا۔''

۱۹۴﴾ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ عنقریب ہمسایہ وراثت میں حصّے دار بن جائے گا۔'' (بخاری شریف، کتاب الادب، باب الوصاۃ بالجار، باب ۲۸، ج۴، رقم:۶۰۱۵، ص۱۰۴)

۱۹۵﴾ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ عنقریب ہمسایہ وِراثت میں حصّے دار بن جائے گا۔''

۱۹۶ تا ۱۹۸﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ عنقریب ہمسایہ وراثت میں حصّے دار بن جائے گا۔''

۱۹۹﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا جو ذبح کردی گئی۔ پھر آپ نے اپنے خادم سے دَرْیافت کیا کہ کیا تم نے اس میں سے ہمارے یہودی ہمسائے کو کچھ بھیجا ہے کیونکہ میں نے سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ، ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا

کہ عنقریب ہمسایہ وراثت میں حصے دار بن جائے گا۔''

۲۰۰ ﴾ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ عنقریب ہمسایہ وراثت میں حصے دار بن جائے گا۔''

۲۰۱ ﴾ حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ عنقریب ہمسایہ وراثت میں حصے دار بن جائے گا۔''

۲۰۲ تا ۲۰۷ ﴾ حضرت سیدنا حضرت سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ عنقریب ہمسایہ وراثت میں حصے دار بن جائے گا۔''

۲۰۸ ﴾ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ عنقریب ہمسایہ وراثت میں حصے دار بن جائے گا۔''

۲۰۹ ﴾ حضرت سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ وہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے کہ ''جبرئیل امین علیہ السلام ہمیشہ ہمسائے کے حق کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ عنقریب ہمسایہ وراثت میں حصے دار بن جائے گا۔''

۲۱۰ ﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے اور اس کا سب پسندیدہ آدمی وہ ہے جو اس کی عیال کے لئے زیادہ نفع بخش ثابت ہو۔

۲۱۱ ﴾ حضرت سیدنا ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ ہمسائے سے اچھا سلوک کرے۔'' (بخاری شریف، کتاب الادب، باب من کان یومن باللہ الخ، باب ۳۱، ج ۴، رقم: ۶۰۱۹، ص ۱۰۵)

۲۲۷ تا ۲۳۵ ﴾ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔''

۲۳۶ ﴾ حضرت سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اپنے ہمسائے کی شکایت کی تو حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اپنے گھر کا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو۔'' تو اس نے ایسا ہی کیا۔ وہاں سے جو بھی گزرتا یہ دیکھ کر اس کے ہمسائے کو لعن طعن کرتا۔ پھر وہ شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! لوگ مجھ پر لعنتیں بھیج رہے ہیں۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''لوگوں سے پہلے تو اللہ عزّ وجلّ نے تجھ پر لعنت کی۔'' یہ سن کر اس شخص نے توبہ کی اور آئندہ ہمسائے کو تکلیف نہ دینے کا عہد کیا۔ اس کے بعد اس کی شکایت کرنے والا شخص بھی رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اب تم اپنا سامان اُٹھاؤ اتنا ہی کافی ہے۔'' (الادب المفرد، باب شکایۃ الجار ۶۸، رقم: ۱۲۵، ص ۵۵)

۲۳۹ ﴾ ام المؤمنین حضرت سیدتنا سلمہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک دن میں اور حضور سرکارِ مدینہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لحاف میں تھے کہ ہمسائے کی بکری گھر میں داخل ہوگئی۔ جب اس نے روٹی اُٹھائی تو میں اس کی طرف گئی اور روٹی کو اس کے جبڑے سے کھینچ لیا۔ یہ دیکھ کر حضور رحمتِ سیدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''تجھے اس کو تکلیف دینا امان نہ دے گا کیونکہ یہ بھی ہمسائے کو تکلیف دینے سے کچھ کم نہیں۔''

تمت بالخیر والحمد للہ ربّ العالمین